بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | ۲۰ شہادت ۱۳۲۸ ہش | ۲۰ اپریل ۱۹۴۹ء | نمبر ۸۹

ڈاکٹر گوپی چند بھارگو سچر وزارت میں بطور وزیر شامل ہو گئے

مسٹر سچر نے ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا

دہلی ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرس پارلیمانی بورڈ نے مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم مسٹر بھیم سین سچر کو وزارت میں شامل کرنے کے لئے دو نام ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور سردار گوربچن سنگھ باجوہ کے پیش کئے ہیں۔

اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران میں مسٹر بھیم سین سچر نے مسٹر بھارگو کو اپنی وزارت میں شامل کرنے کے معاملے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ سابق وزیر اعظم کی میری کابینہ میں موجودگی صوبے کے نظم و نسق چلانے کے سلسلے میں میرے لئے بیحد مفید ثابت ہوگی۔

مسٹر سچر اپنے نئے رفقار کار کے ناموں کا اعلان کل شملے میں کریں گے۔

لاہور ۱۹ اپریل۔ ایسٹر کی تعطیلات کی وجہ سے چونکہ دفتر بحالیات اور خزانہ بند رہے تھے۔ لہذا برف کی فیکٹریوں کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں درخواستوں کی میعاد میں ایک ہفتہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ اب یہ درخواستیں ۲۷ اپریل تک پیش کی جا سکیں گی۔ (سرکاری اعلان)

کمیشن پر حکومت پاکستان کے نظریے کی وضاحت کے لئے

پاکستان کے وزیر متفرقات راولپنڈی روانہ ہو گئے

کراچی ۱۹ اپریل۔ ہندوستان اور پاکستان کو آخری شرائط صلح جو پیش کی گئی ہیں۔ ان کے بارے میں کمیشن سے گفتگو کرنے کے لئے پاکستان کے وزیر متفرقات آج بذریعہ طیارہ کراچی سے راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

مسٹر گورمانی وزیر متفرقات پاکستان کمیشن کے ارکان کو ان شرائط کے بیہنچے پر حکومت پاکستان کے ردعمل اور نقطہ نظر سے آگاہ کریں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ان شرائط صلح پر پاکستانی کابینہ میں سوموار کو غور و فکر کیا گیا تھا۔ آنریبل مسٹر مشتاق احمد گورمانی کے ہمراہ پاکستان حکومت کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی

محترمہ فاطمہ جناح کا ورود

لاہور ۱۹ اپریل۔ آج بانی پاکستان کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح لاہور پہنچ گئیں۔ لاہور اسٹیشن پر آپ کا شایان شان استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں صوبائی مسلم لیگ کے لیڈر اور دیگر معززین شہر تھے۔ محترمہ پرسوں یوم اقبال کی افتتاحی تقریر فرمائیں گی۔

یوم اقبال کی تقریب میں شمولیت کے لئے پاکستان میں مصری سفیر محترم السید علویہ پاشا بھی آج لاہور پہنچ گئے۔

راجہ حسن اختر کیخلاف پبلک انکوائری

لاہور ۱۹ اپریل۔ آج لاہور ہائیکورٹ میں سپیشل انکوائری کمیشن کے سامنے (جو مسٹر جسٹس عبدالرشید اور مسٹر جسٹس محمد شریف پر مشتمل تھا) مغربی پنجاب کے دوسرے گزیٹڈ آفیسر راجہ حسن اختر سابق ڈپٹی سکرٹری لوکل سیلف گورنمنٹ کے خلاف پبلک انکوائری شروع ہوئی۔

ملزم کی طرف سے مسٹر الہ بخش بروہی، شیخ نثار احمد، عبدالعزیز ملک اور صاحبزادہ نوازش علی پیش ہوئے۔

سرکاری کیس کی وکالت شیخ منظور قادر نے کی۔ جن کی مدد مسٹر سلیم مظہر اور ظہیر عباس نے کی۔

کارروائی شروع ہوتے ہی ملزم کے وکیل نے ایک آئینی نقطہ کی آڑ لیتے ہوئے کہا کہ ملزم کو تیاری کے لئے پورا موقع نہیں ملا۔ التوائے سماعت کا مطالبہ کیا۔ لیکن عدالت نے متعلقہ دستاویزیں دیکھنے اور وکیل استغاثہ کی بحث سننے پر یہ مطالبہ مسترد کر دیا۔

اس پر مسٹر بروہی ملزم کی وکالت سے دستبردار ہو گئے۔ شیخ منظور قادر کے چارج شیٹ پڑھنے کے بعد عدالت نے ملزم سے ایک ایک سوال کر کے پوچھا۔ لیکن راجہ حسن اختر نے ہر جرم کی صحت سے انکار کیا۔ اور تحریری درخواست دی۔ کہ چونکہ انہیں تیاری مقدمہ کا معقول وقت نہیں دیا گیا۔ لہذا وہ پیروی مقدمہ سے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

اس کے بعد ان کے جونیئر وکیل بھی پیروی سے دست بردار ہو کر راجہ صاحب کے ساتھ کمرہ عدالت سے باہر نکل گئے۔

اس کے بعد شیخ منظور قادر نے لنچ سے پہلے اور بعد تین بجے تک استغاثے کی کہانی اقبال نگر سٹیٹ کے خان محمود کے نام الاٹ ہونے سے لے کر حکومت کے مطلع ہو جانے پر متعلقہ ریکارڈ کو خورد برد کرنے تک کی ساری داستان کہی۔ اصلی شہادتیں کل ہوں گی۔

شیخ منظور قادر نے بتایا۔ کہ راجہ حسن اختر پر سب سے بڑا الزام خان محمود کے نام اقبال نگر سٹیٹ اور اپنے چچا دخسر نواب خیر الدین کے نام ۲۶۲ ایکڑ اراضی الاٹ کرنے کا الزام ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ جب حکومت کو اس واقع کی تحقیق اطلاع ہوئی تو الاٹمنٹ...

پاکستانی پارلیمانی وفد فرانس کو روانہ ہو گیا

کراچی ۱۹ اپریل۔ انٹر پارلیمانی کانفرنس میں شرکت کے لئے آج پاکستانی دستور ساز اسمبلی کے صدر خان تمیز الدین خاں اسمبلی کے ایک ممتاز رکن ڈاکٹر عمر حیات ملک اور صدر اسمبلی کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر حسن راسخ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے فرانس (فرانس) کے لئے روانہ ہو گئے۔

پاکستانی وفد اس کانفرنس میں شرکت کے بعد لندن جائے گا۔ اور وہاں پارلیمانی دولت مشترکہ کانفرنس میں شرکت کرے گا۔ اندازہ لگایا ہے۔ کہ یہ وفد مئی کے دوسرے ہفتے میں واپس دار الحکومت پاکستان پہنچ جائیگا۔

ہندوستانی فوج کی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف احتجاج

لاہور ۱۹ اپریل۔ آج پاکستانی حکومت نے اتحاد کمیشن کے ممبروں سے یہ احتجاج کیا ہے۔ کہ مارچ کے بعد ہندوستانی فوجوں نے خلاف ورزی کرتے ہوئے بہت سی نئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ریاستی فوج بڑھائی گئی ہے۔ اور اتحادی اس کے لئے جو نفری تھی اسے فوج میں شامل کر لیا گیا ہے۔ احتجاج نامے میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی فوج نے اس عرصے میں ٹیٹوال۔ پونچھ اور سیالکوٹ کی طرف چھاپے مارے۔ گریز کے علاقے میں کئی نئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اوڑی کے جنوب مغرب میں کئی نئی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور بجرہ سے کوٹلی جانے والی سڑک پر قبضہ کر کے آزاد اور پاکستانی فوجوں کے لئے سڑک کا استعمال روک دیا۔ اتحادی فوجی مبصروں نے بھی اس امر کی تصدیق کی ہے۔ کہ ہندوستانی پرانی چوکیوں کو مضبوط کر کے نئی بنا رہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ یہ غلط سرگرمیاں اکھنور، پونچھ، اوڑی اور ٹیٹوال کے علاقے میں کی گئی ہیں۔ حکومت پاکستان نے کہا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے کمانڈروں نے جو فیصلہ کیا تھا۔ ہندوستانی حکومت نے ابھی اس پر عمل شروع نہیں کیا۔ حکومت ہندوستان نے اپنے احتجاج میں جو الزام لگایا ہے۔ وہ غلط ہے۔ صحیح طریق یہ ہے۔ کہ اگر کوئی ایسی شکایت پیدا ہو۔ تو فوراً دوسری حکومت کے کمانڈر سے مل کر اس کے متعلق گفتگو کی جائے۔

حکومت پاکستان نے ساری اصلیت کمیشن کے ارکان کو بتا دی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اتحادی فوجی مبصروں کا فیصلہ انہیں قبول ہوگا۔ کشمیر کمیشن کے باقی ارکان ڈاکٹر لوزانو کی قیادت میں آج دہلی سے راولپنڈی پہنچ گئے۔ وہ ابتدا میں اپنے ساتھیوں سے ہندوستان کے جواب کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

مالاکنڈ میں ۴۸ گھنٹے کا کرفیو

لاہور ۱۹ اپریل۔ مالاکنڈ ایجنسی میں ۴۸ گھنٹے کا کرفیو نافذ ہے۔ اور پولیس گاؤں گاؤں گشت لگا رہی ہے۔ یہ الزام آج پریس کانفرنس میں مالاکنڈ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن مسٹر محمد رسول نے لگایا۔ آپ نے بتایا۔ اس مخمصے کی ابتداء دس سرکردہ لیڈروں کی گرفتاری سے ہوئی۔ جن کی گرفتاری کے بعد ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین پر لاٹھی چارج کرنا پڑا جس سے کچھ افراد زخمی ہو گئے۔

آپ نے کہا کہ پولیٹیکل ایجنٹ کے اقدام کی وجہ یہ ہے۔ کہ لیگی رہنماؤں نے ۱۲ اپریل کو ایک عرضداشت کے ذریعہ جرگہ سسٹم کو توڑنے اور تمام محاصل کو رفاہ عامہ پر خرچ کرنے کے لئے مطالبہ کیا تھا اس پر انہیں ۱۴ اپریل کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور اسی رات ہی تین سال قید بامشقت کی سزا دے کر پشاور سنٹرل جیل میں بھیج دیا۔ (دستاف رپورٹر)

مصری ٹیکسٹائل کمیشن کراچی میں

کراچی ۱۹ اپریل۔ کل نئی دہلی سے بذریعہ طیارہ ایک مصری ٹیکسٹائل مشن کراچی پہنچا۔ قاہرہ جانے سے پہلے یہ مشن کم از کم پانچ دن دارالحکومت پاکستان میں رہے گا۔ اور اپنی قیام کے دوران میں نہ صرف سرکاری افسروں سے ملیگا۔ بلکہ پرائیویٹ تاجروں سے بھی ملیگا۔ یہ ملاقاتیں مصر اور پاکستان میں کپڑے کی تجارت کے سلسلے میں ...

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام ... طبع کرا کر دفتر ... میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ

الفضل

۲۰ اپریل ۱۹۴۹ء

ابراہیمی دُعاؤں کے ساتھ

اپریل کے نصف میں ربوہ میں موسم نہایت خوشگوار تھا۔ مغرب و جنوب کے گوشہ کو چھوڑ کر وادی چاروں طرف سے پست و بلند سنگین پہاڑیوں سے گھری ہوئی ہے۔ دوپہر کو بے شک تمازت آفتاب کی وجہ سے گرمی زیادہ تھی۔ لیکن شام صبح خصوصاً راتیں کافی ٹھنڈی تھیں۔ دوپہر کی گرمی کی تیزی بھی متواتر ہوا چلتے رہنے کی وجہ سے کم محسوس ہوتی تھی۔ وادی ایک لق و دق چٹیل میدان ہے۔ جس میں درخت کا نام و نشان تک نہیں۔ کہیں کہیں گھاس زمین سے سر نکالتی ہوئی نظر آجاتی ہے۔ مگر اس طرح کہ گویا آفتاب کی شعاعوں سے خوف زدہ ہو کر زمین سے لپٹ گئی ہے۔ اور چہرہ زرد ہو گیا ہے۔ تانگوں موٹروں۔ جیپوں اور ٹرکوں کی آمد و رفت نے فضا کو کسی حد تک مکدر کر دیا تھا۔ تیز ہوا کے جھونکوں کی وجہ سے گرد و غبار کے غبارے ہر طرف اڑتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اکثر بار یک گرد کی تہیں سی بن گئی تھیں۔ جن سے پایاب گزرنا دل و گردہ کی طلب کرتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے موسم بے حد خوشگوار تھا۔ پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہونے کی وجہ سے وادی "عافیت کا حصار" دکھائی دیتی تھی۔ گویا کہ زبان حال سے پکار رہی ہے۔

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اس بے آب و گیاہ وادی میں ۲۵ کے قریب پانی نکالنے کے پمپ لگا دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے کچھ کھاری بھی ہیں۔ لیکن یہ پمپ اس موقعہ پر پانی کی ضروریات کے لئے کافی نہ تھے۔ اس لئے پانی کا دوسرا انتظام تھا۔ جو نہایت تسلی بخش ثابت ہوا۔ لوگوں کی رہائش کے لئے کچی بارکیں بنائی گئی تھیں۔ جو مختلف ضلعوں کی جماعتوں کے لئے نامزد اور مخصوص تھیں۔ عورتوں کے لئے علیحدہ بارکیں تھیں۔ جن کے آگے کچی اینٹوں کا قد آور پردہ تھا۔ بارکوں کے علاوہ اکثر خاندانوں نے اپنے اپنے خیمے الگ الگ لگا رکھے تھے۔ انجمن کے اکثر دفاتر بھی خیموں ہی میں تھے۔ دکانداروں نے بھی اپنے اپنے خیمے الگ نصب کر رکھے تھے۔ گویا خیموں کا ایک اچھا خاصہ شہر آباد ہو گیا تھا۔

ایک طرف جنوب سے ہو کر جانے والی سڑک کی ہوئی صاف شفاف پاکیزہ سڑک چلی جاتی ہے۔ تو وادی کے تقریباً درمیان میں سے ریلوے لائن گزرتی ہے۔ جس پر اب سلیپروں سے بنا ہوا "ربوہ ریلوے سٹیشن" قائم ہو گیا ہے۔ جو کسی پہاڑی پر سے سفید سفید خیموں کے درمیان ایک چھوٹا سا خیمہ ہی نظر آتا ہے۔ اس سڑک اور ریلوے لائن کی وجہ سے یہ بے آب و گیاہ وادی باوجود گوشہ تنہائی ہونے کے گوشہ تنہائی نہیں رہتی۔ بلکہ بیرونی دنیا سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اور تنہا انسان بھی اپنے آپ کو یہاں تنہا محسوس نہیں کرتا۔

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ یہ وادی کہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔ تو بڑی آسانی سے آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ ریلوے سٹیشن کے پاس کھڑے ہو جائیں۔ تو جہاں آپ کو درختوں کی لکیر سی کھنچی ہوئی دکھائی دے۔ وہاں تک آپ سمجھ لیں کہ وادی ربوہ کی وسعت چلی جاتی ہے۔

دریائے چناب سے دو میل مغرب کی طرف سنگین سیاہ رنگ۔ و گیاہ پہاڑیوں کے درمیان یہ خاموش وادی شاید صدیوں سے سوئی چلی آرہی تھی۔ خاموش بالکل خاموش سو اس لئے کہ اب چند سالوں سے اول ریل اور پھر موٹروں کی آواز سے اس کی خاموشی ٹوٹ جاتی تھی۔ یکایک اس کی قسمت جاگ اٹھی۔ ایک مرد مومن کی نگاہ حق آگاہ نے اس کو تبلیغ اسلام کا وہ مرکز بنانے کے لئے چن لیا۔ جس مرکز کی تعمیر کے اشارے رویائے صادقہ ہیں۔ گزشتہ چند سالوں سے ذات باری کی طرف سے ہو رہے تھے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جب اس خطۂ ارضی کو پہلی دفعہ ہی ملاحظہ کیا۔ تو آپ کو یقین ہو گیا۔ کہ یہی وہ وادی ہے۔ جہاں تبلیغ اسلام کا وہ نیا مرکز تعمیر ہونا ہے۔ جس کی تعمیر کے اشارے ان رویا صادقہ میں متواتر ہوتے رہے ہیں۔ وہ رویا جن کے اکثر حصے پہلے ہی لفظ بلفظ پورے ہو چکے ہیں۔ رویائے صادقہ میں اس مرکز کی بنیاد رکھنے کا جو ماحول تفصیلاً بیان کیا گیا تھا۔ وہ بالکل تیار ہو چکا تھا۔ چند سالوں سے واقعات کی رو نے ان الٰہی اشاروں کی تعبیر حقیقت کی صورت میں سامنے رکھ دی تھی وہ واقعات متقاضی تھے۔ کہ ان رویا کا وہ حصہ بھی جس میں ایک نئے تبلیغی مرکز کی طرف اشارے تھے جلد حقیقت کی صورت اختیار کرے۔

چنانچہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۹ء مطابق ۱۵ شہادت ۱۳۲۸ھ بروز جمعۃ المبارک ۱۵ ہزار سے ۲۰ ہزار کے درمیان فدائیان اسلام جو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر ایمان لا کر اور آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر کے داعی الی اللہ کی آواز پر لبیک کہہ چکے تھے۔ اپنے محبوب پسر مسیح بشیر ثانی مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی معیت میں اس متبرک وادی اور اس متبرک ماحول میں اس عظیم الشان مرکز کی بنیاد جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی عظیم الشان عمارت کا ایک مضبوط اور مستقل ستون بننے والا ہے۔ اور جس کی تعمیر اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقدر ہو چکی ہے۔ ان عظیم الشان مقدس دعاؤں کے ساتھ رکھنے کے لئے جمع ہوئے جو ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بلد آمنا مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ کی بنیاد رکھتے وقت کی تھیں یہ وہ مثالی پاک اور مبارک دعائیں ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس اولین مرد مومن کو خود سکھائی تھیں۔ اور جو قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کی آخری اور مکمل کتاب میں اسی لئے محفوظ کر دی گئی ہیں۔ کہ جب کبھی اور جہاں کہیں نشأۃ اسلام کے لئے تبلیغی مرکز بنانے کی ابتدا کی جائے۔ اور کعبۃ اللہ کے نمونہ پر خدا تعالےٰ کے گھر کی بنا رکھی جائے۔ تو ان مثالی پاک اور متبرک دعاؤں کے ساتھ ابتدا کی جائے۔ اور بنا رکھی جائے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک اور عظیم الشان تبلیغی مرکز کی بنیاد اللہ تعالےٰ کی سکھائی ہوئی مثالی دعاؤں کے ساتھ رکھ دی گئی ہے۔ زمین کی وسعتوں نے اس کے لئے اپنا دامن پھیلا دیا ہے۔ باری تعالےٰ کی توحید اور سیدنا خاتم النبیین امی لقب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا یہاں نصب کر دیا گیا ہے۔ اور اب اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا یہ مرکز بھی مستحکم ہو چکا ہے۔ یہاں آئندہ تبلیغ کی وہ نہر صافی نکلے گی۔ جو اس ہدایت کے بحر بیکراں کی ہی ایک موج ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کے الفاظ ہیں۔

> یتلوا علیھم اٰیاتك ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم

یہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم سے ربوہ وہ مرکز ہوگا۔ جہاں سے دنیا کے کناروں تک اللہ تعالےٰ کی آیات کا درس دینے کے لئے احمدی مبلغ نکلا کریں گے۔ جو قرآن کریم کی پُر حکمت اور پاک کر دینے والی تعلیم سے دنیا بھر کو روشناس کرائیں گے۔ اور اس پر عمل کرانے کے لئے اپنی زندگیاں نثار کر دیں گے۔ اس لئے جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تقریروں میں اشارے فرمائے۔ ربوہ کو آباد کرنے والے ایسے ہی مومن ہوں گے۔ جو اسلام کے معیار کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ جو ان دعاؤں کے مصداق بننے کی کوشش کریں گے۔ جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے لئے مانگیں۔ یہاں وہی لوگ رہیں گے۔ جو اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جد و جہد کریں گے۔ جو پروگرام ایک اللہ کے بندے کا قرآن کریم کی روشنی میں ہونا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریروں میں بتایا ہے۔ یہاں علم و حکمت کی تعلیم کی از سر نو بنیاد رکھی جائیگی اور انشاء اللہ ربوہ تمام دنیا میں جلد ہی اپنا وہ عظیم الشان مقام حاصل کرے گا۔ جو اسلام کا تقاضا ہے۔

اے خالق ارض و سما اپنے فضل و کرم سے ایسا ہی کیجیو۔

مصیبت کے وقت جو لوگ اپنا مال دوسروں کے لئے خرچ کرتے ہیں

انہیں کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے قرب کی راہیں کھولتا ہے

قادیان کے غریب اور اجڑے ہوئے بھائیوں کو ربوہ میں پھر سے بسانے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی باون ہزار روپے کی الٰہی منشاء کے ماتحت جاری فرمودہ تحریک میں جماعت کے بعض مخلصین نے نہایت شاندار وعدے پیش کرتے ہوئے قابل تقلید نمونہ قائم کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن اکثر احباب اور جماعتوں کی طرف سے ابھی وعدوں کا انتظار ہے۔ چونکہ سلسلے کے کام کو شروع کرنے کے لئے آمد کا صحیح اندازہ ہونا ضروری ہے۔ اس لئے احباب اور سیکرٹریان جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یا دفتر ہذا کو براہ راست جلد از جلد بھجوا دیں۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

ربوہ کے تاریخی جلسہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی افتتاحی تقریر

آؤ مل کر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ربوہ کو اسلام کی اشاعت کا اہم مرکز بنا دے۔

ہزارہا مومنین کی سوز و گداز سے نکلی ہوئی دعاؤں کا رقت آمیز نظارہ

مرتبہ خورشید احمد

ربوہ ۱۵ ماہ شہادت آج ۹ بجے صبح ربوہ کی سر زمین میں جماعت احمدیہ کے پہلے سالانہ جلسہ کی مبارک اور تاریخی تقریب سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کا اطلع شموس طالعہ کی افتتاحی تقریر اور ہزارہا مومنین کی رقت اور سوز و گداز سے پر اجتماعی دعاؤں کیساتھ شروع ہوئی جلسہ شائع شدہ پروگرام کے مطابق آٹھ بجے صبح شروع ہونا تھا۔ لیکن صبح کی ٹرین میں آنے والے احباب کو بھی دعاؤں میں شریک کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کا وقت ۹ بجے مقرر فرمایا۔ چنانچہ ۹ بجے حضور جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ احباب نے اللہ اکبر۔ امیر المومنین زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔

تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیہ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا یہ جلسہ محض تقریروں کا جلسہ نہیں ہے یہ دعاؤں کا جلسہ ہے اور اس لحاظ سے یہ جلسہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسی تاریخی حیثیت جو چند مہینوں۔ چند سالوں یا چند صدیوں تک ہی نہیں بلکہ اس دنیا میں بنی نوع انسان کی زندگی کے خاتمہ تک چلتی چلی جائے گی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے افراد محض ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ وہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں حصہ لے رہے ہیں پس اس جلسہ کو تقریروں کا جلسہ مت سمجھو۔ تقریریں ہوں یا نہ ہوں۔ تمہیں یہ تقریریں سننے کا موقع ملے یا نہ ملے لیکن جس مقصد کے لئے یہ جلسہ ہو رہا ہے (یعنی دعائیں) وہ ہر لحظہ ہمارے سامنے رہنا چاہئیے۔ اور اس مقصد کو ہمیں ہر چیز پر فوقیت دینی چاہئیے۔

حضور نے فرمایا۔ اب میں قرآن کریم کی کچھ آیات جو دعاؤں پر مشتمل ہیں آہستہ آہستہ کئی بار دہراؤں گا۔ چاہئیے کہ کیا پڑھے لکھے اور کیا ان پڑھ۔ کیا مرد اور کیا عورتیں کیا بچے اور کیا بوڑھے سب کے سب ان دعاؤں کے پڑھنے میں میرا ساتھ دیں۔ جو عورتیں ایسی حالت میں ہیں کہ وہ بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتیں انہیں چاہئیے کہ وہ دل میں ان دعاؤں کو میرے ساتھ دہراتی جائیں۔

اس کے بعد حضور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آج سے قریباً ۴۰۰۰ سال قبل اللہ تعالیٰ نے رویا کے ذریعہ اپنے ایک بندے کو حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا کی راہ میں ذبح کر دے۔ یہ رویا اپنے اندر دو حکمتیں رکھتی تھی۔ ایک یہ کہ اس وقت تک اپنی اولاد کو بتوں یا خدا کو خوش کرنے کے لئے قربان کرنے کی جو رسم جاری تھی اللہ تعالیٰ اسے اب بند کر دینا چاہتا تھا کیونکہ اب انسانی دماغ اتنی ترقی کر چکا تھا کہ وہ حقیقت اور مجاز میں فرق کرنے کا اہل ہو گیا تھا دوسری حکمت اس میں یہ تھی کہ خدا نے چاہا کہ اب غیر حقیقی قربانی کو جو چھری کے ساتھ کی جاتی تھی منسوخ کر دے اور اس کی جگہ حقیقی قربانی کی بنیاد رکھے۔ یعنی انسان دنیا کے مصائب سے بھاگے نہیں بلکہ ان کا مقابلہ کرے اور دنیا میں رہ کر اپنے آپ کو خدا کے دین کے لئے وقف کر دے۔ چنانچہ جب حضرت ابراہیم نے رویا کو ظاہری طور پر پورا کرنا چاہا تو خدا کے فرشتے نے انہیں روک دیا اور کہا اے ابراہیم تو نے اپنے بچہ کو ذبح کرنے کے لئے عملاً تیار ہو کر رویا کو پورا کر دیا۔ خدا کا منشا کچھ اور ہے۔ چھری سے ذبح کرنے کی تعبیر یہ ہے کہ خدا انسانی قربانی کو روکنا اور اس کی جگہ حقیقی قربانی کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اے ابراہیم تو اپنے اس بیٹے کو ہمیشہ کے لئے خدمت دین کے لئے وقف کر دے۔ اور اس غرض کے لئے اسے اس کی ماں کے ہمراہ مکہ کی وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آ۔

اس کے بعد حضور نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ اور اپنی بیوی ہاجرہ کو مکے کی وادی غیر ذی زرع میں چھوڑا اور کس طرح ان تینوں نے اپنے تمام جذبات محبت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربان کیا اس کے بعد حضور نے ان دعاؤں کی تکرار کے ساتھ تلاوت شروع فرمائی جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اور اپنی بیوی کو مکے میں چھوڑتے وقت کی تھیں۔ جلسے میں شامل ہونے والے تمام افراد بھی انہیں ساتھ ساتھ دہرا رہے تھے۔ مجمع پر رقت اور سوز و گداز کی ایک ایسی کیفیت طاری تھی جسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور دل پگھل پگھل کر اپنے مولا کے حضور فریاد کر رہے تھے۔ حضور نے ان دعاؤں کی نہایت لطیف رنگ میں تشریح فرمائی اور آخر میں فرمایا۔

نبیوں کی دعائیں کامل دعائیں ہوتی ہیں۔ اس لئے اس موقع پر میں نے یہی دعائیں اجتماعی طور پر کرنے کے لئے منتخب کی ہیں۔ ہمارا مقصد ان دعاؤں سے یہ ہے کہ تا اس مقام کو جسے آج ہم تفاؤل کے طور پر سلسلے کا نیا مرکز ...

بابرکت بنایا جائے۔ آج سے ہم اسے اپنا مقدس مذہبی مقام بنا رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اب ہمیشہ ہم اس مقام کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کی کوشش کریں اور اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے دین یعنی اسلام کی ترقی اور بلندی کے لئے استعمال کریں۔ دنیا جس چیز کو اچھا سمجھتی ہے جگہ جگہ اس کی نقلیں بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ اگر ہمیں خانہ کعبہ سے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ہے تو کیوں ہم بھی دنیا کے گوشے گوشے میں خانہ کعبہ کی نقل میں دین اسلام کی اشاعت کے مرکز قائم نہ کریں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو دنیا میں قائم اور زندہ رکھنے کی کوشش نہ کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہر ملک اور ہر علاقہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل نہ ہوں تو یہ دنیا رہنے کے قابل ہی نہیں رہتی۔ ہر ملک کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں اسلام کی اشاعت کے مرکز قائم کریں اور اپنی زندگیاں اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کریں۔ تا ہر ملک اور ہر علاقہ میں خانہ کعبہ کے ظل اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چلتا پھرتا زندہ نمونہ نظر آئے۔

حضور نے فرمایا۔ گو ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں لیکن ہم آپ کے خادم ضرور ہیں۔ اور جہاں آقا جایا کرتا ہے وہاں خادم بھی جایا کرتا ہے۔ پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہونے کی حیثیت سے ہمارا بھی خدا پر حق ہے کہ ہم اس مقام کو بابرکت بنا دینے کی دعائیں کریں پس آؤ ہم مل کر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مقام میں آنے والوں کو۔ اس میں رہنے اور اس میں مرنے والوں کو سب پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ روحانیت کی اشاعت۔ خدا کے نام کو بلند کرنے اور اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لئے اس مقام کو ایک اہم صدر مقام بنا دے خدا ہم کو توفیق دے کہ منشائے ابراہیمی۔ منشائے محمدی اور منشائے مسیح موعودؑ کے مطابق اس مقام کو پاکیزہ رکھیں۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہمیں اپنے ان ارادوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ ارادے کرنا تو ہمارے اختیار میں ہے۔ مگر انہیں پورا [illegible] ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

سجدے میں دعا

تقریر کرنے کے بعد اول ہاتھ اٹھا کر ایک لمبی دعا کی گئی۔ دعا کے بعد دیگر انتظامات کے متعلق ایک دو منٹ ہدایات دینے کے بعد حضور نے فرمایا سجدے میں گر کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اپنے اندر مخصوص برکات رکھتا ہے۔ لہٰذا اب میں سجدے میں گر کر دعا کروں گا۔ احباب بھی میرے ساتھ سجدہ کریں۔ اگر جگہ نہ ہو تو سامنے کے آدمی کی پیٹھ پر ہی سجدہ کر لیا جائے۔ چنانچہ خلیفہ وقت کے آستانہ الوہیت پر گرتے ہی تمام نیازمند جبینیں سجدہ ریز ہو گئیں۔ اور فضا میں درد و کرب سے نکلتی ہوئی صداؤں سے ایک کہرام مچ گیا۔ سب نے اپنے ماتھوں کو خس و خاشاک سے رگڑ رگڑ کر گڑگڑا کر دعا کی۔ اے خدا ہمیں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کے منشاء کو پورا کرنے والوں میں شامل کر اس وادی غیر ذی زرع کو اس قدر چار چاند لگا کہ شمع محمدی کے پروانے دیوانہ وار نچھاور ہونے کے لئے تسلسل سے آتے جاتے رہیں۔

شرق اردن میں آٹھ افراد کا قبول احمدیت

فلسطین کے احمدی احباب بخیر و عافیت ہیں

عمان ۷ اپریل۔ مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آٹھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اور یہ اصحاب احباب جماعت کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین اور جماعت احمدیہ کبابیر کے جملہ احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اسی طرح تمام دمشق میں احمدی مہاجرین بھی خیریت سے ہیں۔ وہ سب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

قادیان کا ہمیں دوبارہ ملنا ایک الٰہی تقدیر ہے جو بہر صورت پوری ہو کر رہے گی

ربوہ کو پاکستان میں اسلامی تمدن اور معاشرت کا ایک مثالی شہر بنایا جائے گا

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پُر معارف تقریر

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو پُر معارف تقریر فرمائی۔ افادہ عام کے لئے اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

ربوہ ۱۶ اپریل۔ ۴½ بجے سہ پہر کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی حضور نے تقریر شروع فرمائی۔

قادیان کی واپسی

ابتداء میں حضور نے قادیان سے نکلنے کے پس منظر پر کسی قدر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے قادیان کی واپسی سے متعلق خدائی وعدوں کا تذکرہ فرمایا۔ اور بتایا کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ہمارے اصل مرکز قادیان سے دوامی طور پر جدا نہیں رکھ سکتی۔ ہم نے خدائی ہاتھ دیکھے ہیں۔ اور آسمانی فوجوں کو اترتے دیکھا ہے۔ اگر ساری طاقتیں بھی مل کر خدائی تقدیر کا مقابلہ کرنا چاہیں۔ تو وہ یقیناً ناکام رہیں گی۔ اور وہ وقت ضرور آئے گا۔ کہ جب قادیان پہلے کی طرح پھر جماعت احمدیہ کا مرکز بنے گا خواہ صلح کے ذریعہ ایسا ظہور میں آئے۔ یا جنگ کے ذریعے۔ بہرحال یہ خدائی تقدیر ہے۔ جو اپنے معین وقت پر ضرور پوری ہو گی۔ قادیان ملے گا اور ضرور ملے گا۔ لیکن اس وقت جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے نئے مرکز میں نئی زندگی کا ثبوت دیں۔ اور اس تنظیم کو پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ قائم کریں۔ جو آج تک ہمارا طرۂ امتیاز رہی ہے

بعض تنظیمی امور

(۱) اسکے بعد قادیان سے ہجرت کے متعلق مزید تفصیلات بیان کرنے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے تنظیم سے متعلق بعض نہائت اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور جماعت کو زیادہ دلجمعی استقلال اور قربانی و ایثار سے کام لیتے ہوئے فرائض ادا کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ فرمایا تبلیغی جماعتوں کی ترقی اور تنظیم میں اچھے لٹریچر کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں جماعت کی طرف سے انگریزی ترجمہ قرآن شائع کیا گیا تھا۔ لیکن احباب نے اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ حالانکہ غیر ممالک کے باشندوں میں تبلیغ کا اس سے زیادہ مؤثر طریق اور کونسا ہو سکتا ہے۔ شام۔ شرق اردن وغیرہ ممالک کے اخبارات نے اس ترجمہ قرآن مجید پر نہائت شاندار ریویو شائع کئے ہیں۔ اور یورپین مستشرقین میں اس کی اشاعت سے ایک کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور ان میں سے کئی نے جماعت احمدیہ کی اس کامیاب کوشش کے خلاف بہت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے احباب کو انگریزی ترجمہ قرآن خرید کر خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تفسیر کبیر کی اشاعت

(۲) اسی طرح تفسیر کبیر کی نئی جلدوں کی اشاعت میں پہلے کی نسبت کمی واقع ہو گئی ہے۔ حالانکہ اسکی پہلی جلد بعد میں ایسی نایاب ہوئی۔ کہ خود غیر احمدیوں نے سو سو روپے فی جلد خرید کر اس کا مطالعہ کیا آجکل آخری پارے کی آخری جلد لکھی جا رہی ہے۔ دوستوں کو اس کی خریداری میں تساہل نہیں برتنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں یہ تساہل مہنگا ثابت ہو۔

الفضل کے متعلق تحریک

(۳) الفضل کے متعلق تحریک کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ الفضل ایک جماعتی اخبار ہے دوستوں کو چاہیئے کہ اس کی خریداری بڑھائیں۔ جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہاں باقاعدہ ایجنسیاں قائم کی جائیں۔ اور اس طرح اس کی اشاعت کو وسیع کیا جائے۔

وقف زندگی

(۴) وقف زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا فی زمانہ سلسلہ کی اہم ترین ضروریات میں سے ایک وقف زندگی کی تحریک ہے۔ کچھ عرصہ سے اس اہم تحریک کی طرف سے احباب جماعت کی توجہ ہٹ گئی ہے۔ لوگ زمینیں خریدنے اور تجارتوں کو وسیع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ بغیر وقف زندگی کے جماعت کے کام نہیں چل سکتے۔ اس لئے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور اس طرح اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کے سامان بہم پہنچائیں۔

بیرونی ممالک میں تبلیغ کی وسعت

(۵) اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیرونی ممالک میں وقف زندگی کے فروغ کا بھی ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ بیرونی ممالک کے نومسلم انگریزی نوجوانوں میں یہ تحریک بہت زور پکڑ رہی ہے۔ چنانچہ ان میں سے کئی نوجوانوں نے قبول حق کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کی ہیں۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔ اس ضمن میں حضور نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد میں وسعت کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگرچہ ہمیں یہاں پر ایک زبردست ابتلاء سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے نعم البدل کے طور پر بیرونی ممالک میں ہماری تبلیغ کو بہت زیادہ وسیع کر دیا ہے۔ اس کے بعد حضور نے ہر ملک میں تبلیغ کی رفتار اور اس کے خوشکن نتائج پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالی۔ اور بالخصوص ایران میں ایک جنگجو سنی قبیلے کی اکثریت کے قبول احمدیت کا تذکرہ فرمایا۔ یہ لوگ تعداد میں تین ہزار ہیں۔ ان کے امام اور متبعین میں سے اکثر احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اور باقی بھی احمدیت کے بہت قریب ہیں۔ اور امید ہے۔ عنقریب وہ بھی سلسلہ حقہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر لیں گے۔

ربوہ میں مستقل رہائش کی شرائط

(۶) اس کے بعد حضور نے تحریک فرمائی۔ کہ احباب جماعت کو آئندہ نئے مرکز میں بار بار آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بار بار آنے سے نہ صرف یہ کہ مرکز سے ان کا تعلق مضبوط ہوگا۔ بلکہ وہ ترقی کی سکیموں اور دیگر جماعتی سرگرمیوں سے پوری طرح باخبر رہیں گے۔ اور ان کا کثرت کے ساتھ یہاں آنا ان کے ایمان اور اخلاص میں ترقی کا موجب ثابت ہوگا۔ اس موقع پر ریلوے حکام کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور نے احباب جماعت کو ہدایت فرمائی۔ کہ وہ جب بھی آئیں۔ حتی الوسع ریل کے ذریعہ ہی سفر کریں۔ تا ریل کی آمدن ایسی دکھائی جا سکے۔ جس سے ربوہ سٹیشن کا قیام ریلوے کے لئے ہر لحاظ سے نفع رساں ثابت ہو۔

ربوہ میں زمین خرید کر مستقل رہائش اختیار کرنے والوں کو حضور نے تنبیہہ فرمائی۔ کہ ہم اس مرکز کو اسلامی تہذیب و تمدن اور معاشرت کا ایک نمونہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ بھی مکان بنا کر مستقل طور پر یہاں رہنا چاہیں گے۔ انہیں بعض شرائط اور قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی ہوگی۔ مثلاً ہر شخص کو خواہ اسکی تجارت کو نقصان ہو۔ یا اس کے کاروبار پر [illegible] سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا۔ ہر بچے اور بچی کے لئے سکول میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ اور ہر فرد بشر کے لئے اسلامی اخلاق کو اس درجہ اپنانا ضروری ہوگا کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن سکے۔ مثلاً نماز باجماعت کی پابندی۔ ڈاڑھی رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ جو شخص ان چیزوں کی پابندی نہ کرے گا۔ اسے ربوہ میں رہنے کی قطعاً اجازت نہ دی جائیگی۔

ذہنی نشوونما کے لئے ایک جامع سکیم

(۷) جماعت کی بتدریج ذہنی نشوونما اور دماغی ترقی کے لئے ایک نہایت جامع سکیم پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم جماعت کی دماغی ترقی کی طرف توجہ دیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ دنیوی علوم کے بارے میں خاص تنظیم اور پروگرام کے ماتحت نہایت سادہ اور سلیس زبان میں سلسلہ وار ایسی کتب تصنیف کی جائیں۔ کہ جن کے مطالعہ سے اذہان کی متوازی نشوونما ہو سکے چنانچہ ربوہ میں تالیف و تصنیف کا ایک نئے ڈھنگ اور طریقے پر انتظام کیا جائے گا۔ جس کے مطابق اردو میں نہایت آسان طریق پر ایسی کتب شائع کی جائیں گی۔ جو ہر مضمون پر حاوی ہوں گی۔ اور اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے گا۔ کہ ہر عمر اور فہم کا شخص اپنی استعداد کے مطابق درجہ بدرجہ ان سے استفادہ کر کے قریباً تمام دنیوی علوم سے واقفیت حاصل کر لے

دعا

ماخوذین سندھ کے لئے درخواست

محمد آباد سٹیٹ سندھ کا مقدمہ جو پہلے سشن کورٹ میں چلتا رہا ہے اور جس میں سشن کورٹ سے ہمارے گیارہ احباب میں سے دو کو حبس الدوام اور باقی نو کو ایک ایک سال کی سزا دی گئی تھی۔ اب چیف کورٹ میں اپیل کی گئی ہے۔ اپیل کی تاریخ پہلے ۱۵/۴/۴۹ مقرر ہوئی تھی۔ مگر اب وہ ملتوی کر کے ۲۰/۵/۴۹ کر دی گئی ہے۔ اس لئے احباب جماعت احمدیہ سے عموماً اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صحابہ کرام اور قادیان کے درویشوں سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار فضل الدین محمد آباد اسٹیٹ سندھ

بہت سے علوم ایسے ہوتے ہیں۔ کہ لوگ ان کے نام سے ڈرتے ہیں۔ حالانکہ فی نفسہٖ وہ مضامین چنداں مشکل نہیں ہوتے۔ یہ رعب محض ناواقفیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ان کتب کے تین سلسلے قائم کئے جائیں گے۔ ایک بارہ سال کی عمر کے بچوں کے لئے۔ ایک بارہ سے ۱۶ سال کی عمر والوں کے لئے اور ایک بیس اکیس سال تک کے لئے ان کتب کو لکھوانے کے لئے انعامات بھی رکھے جائیں گے۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ کہ طرز بیان نہایت آسان اور زبان انتہائی سادہ اور سلیس ہو۔ کتاب کے متن میں کوئی اصطلاح استعمال نہ کی جائے۔ اور نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا جائے۔ البتہ مشکل اصطلاحات اور حوالہ جات حاشیہ میں درج ہوں تاکہ بعد میں دقیق مطالعہ کے وقت ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ حضور نے مختلف علوم کی ایک طویل فہرست بھی بیان فرمائی۔ جو قریباً ایک سو دس اہم موضوعات پر مشتمل تھی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ان تمام موضوعات کی ترتیب اور انتخاب میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ ان کے مطالعہ سے عام معلومات میں اضافے کے علاوہ تبلیغ اسلام میں بہت مدد ملے۔ اور ہمارے نوجوان دنیوی علوم سے مرعوب ہونے کی بجائے اسلامی تعلیمات کی فضیلت ثابت کرنے میں ان سے بھی استفادہ کریں۔

(۸) قومی اور ملی خدمات

ایک آزاد شہری کی حیثیت سے دوستوں پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ حضور نے ان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ دوستوں کو پاکستان کی حفاظت اور دفاع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اس سلسلے میں یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ حفاظت نعرے لگانے اور جوش دکھانے سے نہیں ہوا کرتی۔ حفاظت اور استحکام کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ قوم مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جائے۔ لیکن مرنے مارنے کے لئے بھی ڈسپلن اور فن کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضروری ہے۔ کہ لوگ فنون جنگ سے کماحقہٗ واقفیت حاصل کریں۔ اور ہر ممکن طریق اور موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نئے مرکز کا قیام اور اس سے وابستگی کی تلقین اس لئے ہے۔ کہ ہم اپنے کام کو وسیع کریں۔ نہ کہ قادیان سے تعلق منقطع کر لیں۔

بعض بے جا نکتہ چینیوں اور اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے حضور نے جماعت کی بعض نہایت اہم قومی و ملی خدمات کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ جماعت کس بے مثال طریق پر قومی اور ملی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ مزید فرمایا۔ اگر خدانخواستہ پاکستان پر کوئی کٹھن وقت آیا۔ تو یہ نکتہ چین اور معترض ہی بھگوڑے ثابت ہوں گے۔ اور اس وقت بھی احمدی ہی ہوں گے۔ جو ہر ممکن قربانی سے کام لیتے ہوئے اپنے فرائض کو کماحقہٗ ادا کریں گے۔ حضور نے یہاں یہ وضاحت بھی فرمائی۔ کہ یہ سب باتیں پاکستانی احمدیوں کے لئے ہیں۔ انڈین یونین میں بسنے والے احمدی اپنی حکومت کے وفادار شہری ہیں۔ کیونکہ دنیا کے جس جس ملک میں احمدی موجود ہیں۔ وہ اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار ہیں۔ اور یہی ہمارا بنیادی اصول ہے۔ جس پر کہ ہم ہمیشہ سے ہی عمل کرتے چلے آئے ہیں۔ اور یہ قائد اعظم کے ارشادات ... جی کے الفاظ کے بھی عین مطابق ہے۔

انشورنس

(۹) ایک دوست کے سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ انشورنس کے جو طریقے آج کل رائج ہیں۔ وہ اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں۔ اس لئے انشورنس اپنی موجودہ شکل میں ناجائز ہے۔ انشورنس کوئی اسلامی اصطلاح نہیں ہے۔ اس پر جو فتویٰ بھی صادر کیا جائے گا۔ وہ اس کے مروجہ طریقوں ہی کی روشنی میں صادر کیا جائیگا۔

قادیان سے نکلنے کی وجہ

(۱۰) اس کے بعد ہجرت سے متعلق مضمون کی طرف عود کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ بعض لوگوں کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ میں قادیان سے کیوں نکلا۔ حالانکہ میں نے خود اعلان کیا تھا۔ کہ ہم قادیان سے نہیں جائیں گے۔ اس امر پر تفصیلی رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے پہلے بالتفصیل حکیم سقراط کا واقعہ بیان فرمایا۔ جس پر کہ حکومتِ وقت کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور اسے موت کی سزا دی گئی تھی۔ اور یہ کہ اس نے شاگردوں کے ترغیب دلانے کے باوجود بچ نکلنے سے انکار کرتے ہوئے زہر کا پیالہ پینا منظور کر لیا تھا۔ اس کے بعد حضور نے ایک اور فرستادہ آسمانی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی مقدمہ چلایا گیا۔ اور انہیں صلیب پر لٹکائے جانے کی سزا دی گئی۔ لیکن بعد میں وہ فلسطین چھوڑ گئے۔ وفات مسیح کے عقیدے کی رو سے بھی اور حیاتِ مسیح کے مزعومہ عقیدے کی رو سے بھی یہ مسلم ہے۔ کہ وہ فلسطین سے چلے گئے۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ وہ فلسطین چھوڑ کر کشمیر کی طرف چلے آئے۔ یا آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ بہرحال وہ فلسطین میں مقیم نہ رہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے سقراط کی طرح کیوں فلسطین میں ہی رہ کر اپنے مشن کی تبلیغ کو جاری نہ رکھا۔ اور کیوں وہاں سے چلے آنے کو قیام پر ترجیح دی۔ عیسائیوں کی طرف سے اس اعتراض کا یہ جواب دیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ حضرت عیسیٰ ؑ تمام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔ اور صرف فلسطین کے یہودیوں تک ہی پیغام پہنچانا ان کی بعثت کا مقصد نہ تھا۔ اس لئے ان کا فلسطین سے چلا جانا ان کو مجرم نہیں ٹھہراتا۔ بلکہ اپنے فرائض کی کماحقہٗ ادائیگی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر حکیم سقراط جو صرف ایک خاص علاقے اور لوگوں کے لئے مامور تھا۔ نکلنے پر آمادہ ہو جاتا تو وہ مجرم ٹھہرتا۔ کیونکہ اس کا یہ فعل عدم ادائیگی فرض کے مترادف ہوتا۔ سقراط کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ ؑ کا دائرہ خطاب زیادہ وسیع تھا۔ اس لئے ان کا فلسطین سے نکل جانا قابل اعتراض نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس نے مجھے بعد میں قادیان چھوڑنے پر مجبور کیا۔ میرے سپرد جو کام تھا۔ وہ صرف قادیان تک محدود نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف قادیان کے لئے مبعوث نہیں ہوئے تھے۔ آپ کے دائرہ خطاب میں تمام دنیا شامل تھی۔ پس جو جواب مسیح کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ بعینہٖ وہی میرا جواب ہے۔ جتنے قبیلوں کے لئے مسیح نے فلسطین چھوڑا۔ اس سے سینکڑوں گنا زیادہ انسانوں کے لئے میں نے قادیان کو چھوڑا۔ پہلے میں نے ایک فیصلہ کیا۔ لیکن بعد میں دیکھا کہ ہجرت مقدر ہے۔ سو جماعت نے بلا استثناء لاہور میں یہ فیصلہ کیا۔ کہ اسلام کی اشاعت اور تبلیغ باہر آنے سے ہی ہو سکتی ہے۔ وہاں رہ کر نہیں۔ پس ادائیگی فرض کی خاطر میں نے قادیان چھوڑنا ہی مناسب سمجھا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی مکہ چھوڑنا پڑا۔ اگرچہ آپ مکہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن مجبوراً آپ نے چھوڑا۔ کیونکہ بہرحال مکہ کی محبت پر اسلام اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو فوقیت حاصل تھی۔

یہاں تک بیان فرمانے کے بعد حضور نے اجلاس برخاست کرتے ہوئے اعلان فرمایا۔ کہ اسی تقریر کا دوسرا حصہ حضور اگلے دن جلسہ کے آخری اجلاس میں بیان فرمائیں گے۔ چنانچہ نماز مغرب سے کچھ دیر پہلے اجلاس برخاست کر دیا گیا۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۴۹ء کا اجلاس

آئندہ سال کیلئے قریباً اٹھارہ لاکھ روپیہ کا میزانیہ منظور کیا گیا

ربوہ ۱۵ ؍ ماہ شہادت آج ساڑھے نو بجے شب زنانہ جلسہ گاہ میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۴۹ء کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں پاکستان کی اکثر احمدی جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے کی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے نمائندوں کو ہدایت فرمائی کہ چونکہ اس دفعہ وقت بہت کم ہے اور کارکن از حد مصروف ہیں اس لئے کم سے کم وقت میں اجلاس ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور صرف بہت ضروری امور پر ہی تقریریں کی جائیں۔ حضور نے اس امر پر اظہار افسوس فرمایا کہ جماعتوں نے چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی میں بہت کوتاہی سے کام لیا ہے۔

حضور کی تقریر کے بعد چوہدری عبد الباری صاحب نائب ناظر بیت المال نے سن ۵۰-۱۹۴۹ء کا میزانیہ پیش کیا اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق پانچ لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا گیا۔ اس اضافہ میں وہ رقم بھی شامل ہوگی جو چندہ حفاظت مرکز کے سلسلے میں جماعت کی طرف واجب الادا ہے اور جس کی وصولی کی اس سال کوشش کی جائے گی۔ اس اضافہ کے ساتھ سن ۵۰-۱۹۴۹ء کے لئے ۱۷،۸۰،۲۰۲ روپے آمد اور اسی قدر خرچ کا میزانیہ بہت بڑی اکثریت کے ساتھ منظور ہو گیا۔ بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے یہ تجویز پیش کی کہ آمد میں اضافہ کرنے کی خاطر آئندہ مشاورت کا ممبر بننے کے لئے موصی ہونا لازمی قرار دیدیا جائے۔ نمائندوں کی اکثریت نے اس تجویز کی حمایت کی۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے کثرت رائے کے خلاف فیصلہ صادر کرتے ہوئے فرمایا کہ نمائندوں کی بہت بڑی اکثریت تو پہلے ہی موصی ہوتی ہے اس لئے یہ پابندی عاید کرنے سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ فی الحقیقت نمائندوں کی نمایاں اکثریت پہلے ہی موصیوں پر مشتمل ہے۔

مکرم اختر صاحب نے ایک یہ تجویز بھی پیش کی کہ جماعت کا تاجر طبقہ جتنی آمد پر سیل ٹیکس ادا کرتا ہے چندہ کے سلسلہ میں بھی اس کی اتنی ہی آمدنی متصور کی جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر اظہار افسوس فرمایا کہ تاجروں کی اکثریت مختلف بہانوں سے سیل ٹیکس سے بچنے کی کوشش کرتی ہے حالانکہ اب تو ملک میں ہماری اپنی حکومت ہے۔ اگر ہم اپنی حکومت کو بھی ٹیکس نہ دیں گے تو یہ حکومت کس طرح چل سکتی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اپنی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک سودے کے سلسلے میں ہمیں تین سو روپیہ ٹیکس ادا کرنا تھا مگر ہمیں کہا گیا کہ اگر آپ رسید نہ لیں تو اس ٹیکس سے بچ سکتے ہیں۔ مگر میں نے کہا ہم اپنی بچت کی خاطر کا خیال نہیں کریں گے اور یہ ٹیکس ضرور ادا کریں گے۔

حضور نے احمدی تاجروں کو نصیحت فرمائی کہ وہ حکومت کے ٹیکس اور اسی طرح جماعت کے چندے دیانت داری کے ساتھ اپنی صحیح اور اصل آمد کے حساب سے ادا کیا کریں۔

بارہ بجے شب دعا کے ساتھ مجلس مشاورت برخاست ہوئی۔

(سٹاف رپورٹر)

پتہ سے اطلاع دیں:- مندرجہ ذیل احباب اپنے پتہ سے صیغہ ہذا کو جلد اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ اگر کسی اور دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ پتہ تحریر کر کے مشکور فرمائیں۔ (۱) چوہدری عطاء اللہ صاحب آف سارچور۔ (۲) صوفی عبد الرحیم صاحب لدھیانوی

اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی تفسیر اور اسلامی جماعت کا نظریہ

اخبار "الجماعت" کے جناب وزیر اعظم کی تقریر پر غلط اعتراضات

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

اسلامی شریعت کی عالمگیری

قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ انسانوں کی تمام قومی و انفرادی ضرورتوں کو پورا کرنے والا دستورِ زندگی ہے۔ اس میں نوعِ انسان کی سیاسی، تمدنی اور اقتصادی تمام مشکلات کا حل مذکور ہے۔ مسلمانوں کے لئے ان کے تمام حالات میں اس پاک کتاب میں ہدایت موجود ہے لیکن مسلمانوں کی غلطی ہے۔ کہ وہ اس پر پورا تدبر نہیں کرتے۔ اور اپنی زندگی کے مختلف مراحل میں اس کی تعلیمات کو مشعلِ راہ نہیں بناتے۔ ورنہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ قرآن کریم ہر ضروری تعلیم پر مشتمل اور مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ کا مصداق ہے۔

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا۔ کہ مسلمانوں کی جماعتی زندگی پر دو مختلف دور آئیں گے۔ کبھی اور کسی علاقے میں وہ برسرِ اقتدار ہوں گے۔ اور زمامِ سلطنت ان کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اور کسی وقت اور کسی علاقے میں مسلمان غیر مسلموں کی سلطنت کے ماتحت زندگی بسر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب نے ان دونوں زمانوں کے لئے ہدایات نازل فرمادی ہیں۔ جب مسلمان حاکم ہوں۔ تو وہ اپنی رعایا سے کیا سلوک کریں۔ اور جب مسلمان محکوم ہوں۔ تو وہ اپنے حکام سے کس طرح پیش آئیں۔ ہر دو زمانوں میں مسلمان کے پیشِ نظر انسانوں کی بھلائی اور بہبودی ہوگی۔ وہ دورِ حاکمیت میں بھی استبدادیت اور ظلم و تعدی سے مجتنب رہے گا۔ اور دورِ محکومیت میں بھی فساد اور ہر قسم کی ظالمانہ کارروائیوں سے علیحدہ رہے گا۔ اس کا مسلک ہر حال میں اخلاقِ فاضلہ کا قیام اور بنی نوع انسان کو امن دینا اور خود امن سے رہنا ہے۔ اسی [illegible] احکام کے علاوہ ایمانی شیوہ کی تصریح [illegible] مختلف انبیاء علیہم السلام کے واقعات قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ تا مسلمان ہر زمانہ میں افراط و تفریط سے محفوظ رہیں۔

کیا اسلامی سلطنت میں خلیفہ غیر مسلم ہو سکتا ہے؟

خداداد سلطنت پاکستان کے وزیر اعظم جناب ڈاکٹر لیاقت علی خاں صاحب نے اس نئی سلطنت کے آئین کی بنیادی اینٹ کے طور پر "قرار دادِ مقاصد" پاکستان پارلیمنٹ میں پیش کی۔ اور پارلیمنٹ نے اسے منظور کیا۔ اس قرار داد پر ملک کے تمام عناصر مطمئن ہیں۔ لیکن اس پر بحث کے دوران میں جو گفتگو ہوتی رہی اس کے بعض حصے غلط یا صحیح طور پر بعض لوگوں کے نزدیک محلِ تنقید ہیں۔ کراچی کے ہفت روزہ اخبار "الجماعت" نے جناب وزیر اعظم کی طرف الفاظ ذیل منسوب کئے ہیں۔ کہ:۔

"ایک آئینی حکومت کے تحت ایک غیر مسلم بھی انتظامِ مملکت میں مدار المہام ہو سکتا ہے جسے وہ محدود اختیارات حاصل ہوں گے۔ جو اس خاص مملکت میں آئین کے تحت ہر شخص اور ہر ادارے کو حاصل ہو سکتے ہیں۔"

ان الفاظ سے اخبار "الجماعت" نے استدلال کیا ہے۔ کہ جناب وزیر اعظم صاحب کے نزدیک اسلامی سلطنت کا خلیفہ اور امیر المومنین ایک غیر مسلم کو مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جناب ایڈیٹر صاحب "الجماعت" نے لکھا ہے کہ:۔

"اسلامی مملکت کا رئیس۔ صدر جمہوریہ یا خلیفہ کوئی غیر مسلم مقرر نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔ خلافت اور نیابتِ الٰہیہ کا منصب ایسے شخص کو ہرگز سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کے قانون پر دلی ایمان نہ رکھتا ہو۔ یہ ایک مقدس امانت ہے۔ جو قرآن اور سنت کے حاملین ہی کو تفویض کی جا سکتی ہے۔ غیر مسلموں کو مملکتِ اسلامی میں ملازمت میں رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن امارت اور ریاست مملکت کے لئے مردِ مومن کی لازمی شرط ہے۔"

(الجماعت یکم اپریل ۱۹۴۹ء)

ہمارے نزدیک یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ اسلامی سلطنت میں مسلمانوں کا خلیفہ یا امیر صرف مسلمان ہی ہو سکتا ہے۔ کبھی کوئی غیر مسلم خلافت یا نیابتِ الٰہیہ کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا "اسلامی مملکت کے صدر جمہوریہ" کا سوال۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اگر وہ اسلامی مملکت ہے۔ اور اس کی اکثریت مسلمان ہے۔ اور وہ اپنی آراء سے صدر جمہوریہ منتخب کرتے ہیں۔ تو وہ کیونکر ایک غیر مسلم کو صدر تجویز کریں گے۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے۔ تو [illegible] اسلامی مملکت کہنا درست نہ ہوگا۔ ہمارے نزدیک جناب وزیر اعظم صاحب نے یہ نہیں کہا۔ کہ اسلامی سلطنت میں خلیفہ یا امیر المومنین غیر مسلم ہو سکتا ہے۔ یہ بات غلط طور پر ان کی طرف منسوب کی جا رہی ہے۔ انہوں نے جو کہا ہے۔ وہ ذرا وسیع مفہوم میں وہی مضمون ہے جسے مدیر صاحب "الجماعت" نے بایں الفاظ تسلیم کیا ہے۔ کہ "غیر مسلموں کو مملکتِ اسلامی میں ملازمت میں رکھا جا سکتا ہے۔"

غیر مسلم حکمران کی اطاعت کے متعلق ہدایت

جناب ایڈیٹر صاحب "الجماعت" لکھتے ہیں۔ کہ "اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اطاعتِ امیر کو فرض قرار دیا ہے۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اولی الامر یعنی خلیفۃ المسلمین یا امیر المومنین یا صدر جمہوریہ اسلامیہ کی اطاعت بھی فرض اور واجب ہے۔" ہمارے نزدیک آیتِ قرآنی سے یہ استدلال بالکل درست ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے خلیفہ اور امیر کی بھی اطاعت کریں۔ لیکن اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ غیر مسلم حکمران کی اطاعت نہ کرو درست نہیں۔ بلاشبہ یہ بہتر ہے کہ اسلامی حکومت ہو اور مسلمان حکمران ہو اس کی اطاعت کی جائے۔ لیکن اگر قضاء و قدر سے مسلمان کسی غیر مسلم حکومت میں رہتے ہوں تو آیا انہیں اس حکومت کے آئینی اور انتظامی امور میں اس کی اطاعت کرنی چاہیئے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب زیادہ تدبر سے دینا چاہیئے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جن دنوں مودودی صاحب دار السلام پٹھانکوٹ میں ہوتے تھے تو میں چند رفقاء سمیت ان کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ دیر تک مذہبی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ اسی دوران میں میں نے ان سے سوال کیا کہ غیر مسلم حکومت کی اطاعت یا عدم اطاعت کا حکم قرآن مجید میں کہاں ہے؟ انہوں نے ذرا سوچنے کے بعد فرمایا تھا کہ اس بارے میں ہمارے لئے حضرت آسیہ امرأۃ فرعون کے واقعہ میں نمونہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ اگرچہ ظاہر میں فرعون کی اطاعت کرتی تھی مگر اس کے دل میں اس کے شرک کے متعلق کراہت تھی۔ غالباً جناب مولانا مودودی صاحب کو اپنا یہ جواب یاد ہوگا۔ اور آج بھی ان کی طرف سے یہی جواب دیا جاتا ہوگا۔ مدیر "الجماعت" اپنی جماعت کے امیر صاحب سے استصواب کر کے جواب شائع فرما دیں۔

کیا غیر اسلامی سلطنت میں نمازیں نہیں ہوتیں

جناب وزیر اعظم صاحب نے حزبِ مخالف کے لیڈر کے متعلق فرمایا:

"میرے معزز دوست نے بتایا کہ ان علماء کے کہنے کے مطابق اگر رئیس مملکت کوئی غیر مسلم ہو تو مسلمان نماز جمعہ ادا نہ کر سکیں گے۔ ذرا خیال تو کیجئے ابھی کل کی بات ہے کہ ہمارے حکمران غیر مسلم تھے (میں نے کل کا لفظ محاورہ کے طور پر استعمال کیا ہے) کیا ان کے دور میں مسلمانوں نے نمازیں نہیں پڑھیں۔ کیا مسلمانوں نے جمعہ کی نمازیں ادا نہیں کیں؟"

اس پر ایڈیٹر صاحب "الجماعت" لکھتے ہیں:۔

"یہ استدلال بھی صحیح نہیں۔ انگریز کے زمانہ میں جو نمازیں ادا کی جاتی تھیں ان نمازوں میں اور پاکستان کی اسلامی حکومت کی عہد کی نمازوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ وہ غلامی کی نمازیں تھیں یہ آزادی کی نمازیں ہیں۔ لاہوری اور قادیانی دونوں جماعتیں تو انگریز کو ہی اولوالامر یقین کرتی تھیں۔" (الجماعت یکم اپریل)

غلامی اور آزادی کی نمازوں کے "فرق" کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ تو آپ نے بھی تسلیم کر لیا کہ غیر مسلم حکمران کی موجودگی میں نمازیں ہو جاتی تھیں۔ اور جناب وزیر اعظم صاحب کا استدلال اسی قدر ہے باقی کون کہتا ہے کہ حقیقی آزادی سے غلامی بہتر ہے لیکن نماز کی حقیقت میں ظاہری حکمران کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کا کوئی دخل نہیں۔ ورنہ آپ ہی فرمایئے کہ جن ممالک پر اس وقت بھی غیر مسلم حکمران ہیں کیا ان کی نمازیں جائز نہیں۔ ہاں اس کو بھی مدِ نظر رکھیئے کہ جو ممالک مسلمان فرمانرواؤں کے ماتحت ہیں۔ وہاں کی نمازوں کا کیا حال ہے؟

کیا انگریز اولی الامر نہیں تھے؟

چلتے چلتے ایڈیٹر صاحب نے یہ شاخسانہ بھی کھڑا کر دیا کہ "لاہوری اور قادیانی دونوں جماعتیں تو انگریز کو ہی اولو الامر یقین کرتی تھیں" عرض ہے کہ ہمارے متعلق یہ تو غلط ہے کہ ہم انگریز کو ہی اولی الامر سمجھتے تھے۔ ہاں ہم انگریزوں کو ملکی حکمران ہونے کے باعث ان کی اطاعت کرنا ضروری سمجھتے تھے اور ہماری جماعت کا مسلک یہ ہے کہ اس حکومت کی جو مذہبی امور میں جبر سے کام نہ لیتی ہو اور مذہبی آزادی دیتی ہو اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور یہی مسلک ہی صحیح مسلک ہے۔ اسی بناء پر قائد اعظم مرحوم نے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو تاکید کہا تھا کہ وہ ہندوستان کی حکومت سے تعاون کریں۔ ممکن ہے کہ مدیر صاحب الجماعت کہیں کہ قائد اعظم ہمارے لئے حجت نہیں اس لئے میں ان کے لئے ان کی جماعت کا فتویٰ پیش کرتا ہوں کہ ایسے حالات میں سنتِ انبیاء کیا ہے؟ جناب مودودی صاحب کے بارے میں سوال کیا گیا کہ:۔

"کیا وہ برطانوی نظامِ حکومت کو مردود اور خلافِ اسلام قرار دینے کے باوجود اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتے رہے ہیں؟"

اس کے جواب میں جناب مدیر صاحب کوثر لاہور لکھتے ہیں کہ:۔

"حقیقت صرف اتنی ہے کہ ملکی انتظام کی حد تک اس کے (برطانوی نظام کے) جو قوانین تھے ان کو توڑنے سے ہم پرہیز کرتے رہے ہیں۔ اور یہ کسی مصلحت کی بناء پر نہیں بلکہ انبیاء کی سنت سے ہم نے اس طریق کو صحیح سمجھا۔ محض بحث کی خاطر اعتراض کرنے والے کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ البتہ اگر کوئی سمجھنا چاہے تو ہم سمجھا سکتے ہیں کہ انبیاء کے اسوہ سے اس بارے میں کیا ہدایت ملتی ہے" (کوثر لاہور ۵ جون ۱۹۴۸ء صفحہ ۳)

کیا آپ سمجھے کہ انگریزوں کی اطاعت جناب مودودی صاحب اور ان کی جماعت انبیاء کی سنت اور اسوہ کی وجہ سے کرتے رہے ہیں۔ کیا جن کی اطاعت کی جائے وہ اولی الامر ہوتے ہیں یا غیر اولی الامر؟

اولی الامر منکم کی تفسیر

قرآن مجید ایک عالمگیر شریعت اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔ آیتِ بالا کا لفظ "اولی الامر منکم" اپنے اندر کمال لطافت رکھتا ہے۔ لفظ منکم مذہبی اشتراک کے لئے بھی آتا ہے اور کبھی اس کا اطلاق صرف جنس کے اشتراک کے لئے بھی ہوتا ہے

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

ریاست امب اور پھولڑہ میں حالات دن بدن نازک ہوتے جا رہے ہیں

ریاستی مسلم لیگ کے صدر مسٹر شیر محمد خاں کا بیان

کراچی ۱۸ اپریل۔ سرحدی ریاستوں کی مسلم لیگ کے صدر مسٹر شیر محمد خاں نے اسٹار کو ایک تار کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ ریاست امب اور پھولڑہ میں حالات دن بدن بہت نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے اراکین کو ریاستی پولیس طرح طرح کی ایذائیں پہنچا رہی ہے۔ ریاست سے باہر اور اندر جانے پر سخت قسم کی پابندی عاید ہے۔ سرحدوں پر جگہ جگہ پولیس اور فوج متعین ہے جو آنے اور جانے والوں کے متعلق پوری پوری تفتیش کرتی ہے۔ دو مشہور مسلم لیگی کارکن میاں فلک اللہ اور مسٹر محمد اسلم کو جنہیں امب کی پولیس نے کل گرفتار کیا تھا۔ امب جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے اور خطرہ ہے کہ ان دونوں لیگی کارکنوں کو شدید قسم کی تکالیف جھیلنے پر مجبور کیا جائے گا۔

انہوں نے تاروں میں حکومت پاکستان اور سرحد کی صوبائی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ مداخلت کرکے ان ظالم نوابوں کے خلاف فوری طور پر مناسب اقدامات عمل میں لائے۔ (اسٹار)

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

جی۔ ٹی بس سروس

سیالکوٹ سے گجرات۔ جی۔ ٹی بس سروس کی بسوں میں سفر کریں جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں کرایہ و رجسٹر شدہ ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے۔ آخری بس شام کے چار بجے چلتی ہے

سرور خان مینیجر سرائے سلطان لاہور

مہاجرین کی درخواست پر ہفتہ بھر کارروائی کی جاتی ہے

کراچی ۱۱ اپریل۔ پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر کے پاس روزانہ مہاجرین کی بکثرت درخواستیں اور نجی خطوط ان اغواشدہ اعزہ اور املاک منقولہ کی بازیابی کے لئے آتے رہتے ہیں۔ جو مہاجرین مشرقی پنجاب اور ریاستوں میں چھوڑ آئے ہیں۔ بعض اوقات درخواست یا نجی خط پہنچنے کی رسید بھیجنی ممکن نہیں ہوتی۔ مگر ڈپٹی ہائی کمشنر موصوف مہاجرین کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ درخواست یا نجی خط جیسے ہی ان کے دفتر میں پہنچتا ہے۔ فوراً اس پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔

بین المستعمراتی کمیشن کا اجلاس لاہور میں

کراچی ۱۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بین المستعمراتی کمیشن کا تیسرا اجلاس لاہور میں ۲۱ اور ۲۲ اپریل کو ہوگا یہ کمیشن جائیداد تخلیہ کنندگان کے ان معاہدوں کی بنا پر قائم کیا گیا ہے جو جنوری ۱۹۴۹ء میں ہوئے تھے۔ حکومت پاکستان کی نمائندگی حسب ذیل حضرات کریں گے۔

مسٹر ہاشمی سیکرٹری، وزارت مہاجرین و آبادکاری۔

مسٹر ایم۔ وزیر خان۔

جوائنٹ سیکرٹری۔ خان بہادر میاں عبد العزیز، آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی۔

مسٹر اے۔ ایم۔ اشرف، افسر تعلقات عامہ۔ تخلیہ کنندگان کی جائیداد کے کسٹوڈین اور مغربی پنجاب کے فینانشل کمشنر

(بقیہ صفحہ ۶)

اس کی مثال قرآن مجید کی آیت یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم (سورہ انعام) ہے۔ یہ انبیاء و رسل صرف اشتراک جنس میں غیر مسلموں کے شریک تھے مذہب میں شریک نہ تھے۔ لیکن پھر بھی انہیں منکم آیا ہے۔

اس وضاحت کے ماتحت ظاہر ہے کہ اگر مسلمان حکمران ہوں تو اولی الامر منکم سے یہ معنی ہوں گے کہ اپنے مذہب میں اشتراک رکھنے والوں کی بدرجہ اولیٰ اطاعت کرو۔ اور اگر حکمران غیر مسلم ہے۔ تو اولی الامر منکم سے صرف آدمیت میں اشتراک رکھنے والے حکمران مراد ہوں گے۔ اور ان کی اطاعت بھی ضروری ہوگی تاکہ نظام انسانی قائم ہو اور دنیا میں امن و عافیت کا دور دورہ ہو۔

یہ اسلام اور قرآن مجید کی پر حکمت تعلیم ہے اور قرآن مجید کی لطافت بیان کی ایک بہترین مثال ہے۔ یہ استدلال جماعت احمدیہ پر اعتراض کی بجائے اسلام کی خوبی ظاہر کرنے والا ہے۔ اور اگر اس استدلال کو درست تسلیم نہ کیا جائے تو اسلامی جماعت کے افراد غیر مسلم حکمرانوں کی اطاعت کے بارے میں انبیاء کی سنت اور ان کا اسوہ قرآن مجید سے بیان کریں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

وزیر اعظم کو اطالوی حکومت کی طرف سے دعوت

روم ۱۹ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اطالوی حکومت نے آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں کو دعوت دی ہے کہ وہ وزرائے اعظم کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد پاکستان واپس آتے ہوئے اس کے (اطالوی حکومت کے) مہمان ہوں ٭

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب صاحب سینئر سب جج بہادر کیمل پور

دعوےٰ یا اپیل دیوانی ۵۹ ۱۹۴۹ء

محمد خان ولد جعفر خان ذات مغل سکنہ جعفر خان ڈھوک ملک داخلی گھیال تحصیل فتح جنگ مدعی

بنام

لعل شاہ وغیرہ مدعا علیہم

دعوےٰ دخلیابی اراضی بنام حسین شاہ ولد احمد شاہ۔ فتح شاہ ولد علی شاہ ساکن جعفر۔ موتی رام ولد شملو قوم کھتری ساکن فتح جنگ۔ سکندر ولد عبد اللہ ذات اعوان ساکن گدا تحصیل فتح جنگ مدعا علیہم ملک موضع گھیال تحصیل فتح جنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان ۱ تا ۴ مذکورہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوشی ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مسمیان ۱ تا ۴ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ۱ تا ۴ مذکور تاریخ ۲۰ ماہ اپریل ۱۹۴۹ء کو مقام کیمل پور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوں گے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ اپریل ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ڈپٹی کسٹوڈین بہادر ضلع کیمل پور

دعوےٰ یا اپیل دیوانی نمبر مقدمہ ۱۲۳

خواجہ خان ولد چوہدری نوخیز خان و گلزار خان ولد طوبہ خان اقوام راجپوت ڈھیری تحصیل فتح جنگ

بنام

موہن سنگھ ۱ عطر سنگھ ۲ و ملک سنگھ ۳ دربار سنگھ پسران گیان چند اقوام سکھ سکنہ پکھڑی تحصیل فتح جنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان ۱ تا ۲ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوشی ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ۱ و ۲ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ۱ و ۲ مذکور تاریخ ۶ ماہ مئی ۱۹۴۹ء کو مقام کیمل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ اپریل ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

ڈپٹی کسٹوڈین آف ایویکوئی پراپرٹی کیمل پور

ربوہ کے تاریخی جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

پہلے دن کی کارروائی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

حضور ایدہ اللہ تعالے کی افتتاحی تقریر گیارہ بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔ اور گو پروگرام کے لحاظ سے پہلے اجلاس کا وقت ہو چکا تھا۔ لیکن چوہدری عبد اللہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی صدارت میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذکر حبیب کے مخصوص موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر کی۔ جس میں مسیح محمدی کے شیدائیوں کے اخلاص۔ فدائیت کے بعض واقعات نہایت ہی پُر سوز لہجے میں بیان فرمائے۔

نماز جمعہ

۱/۲ ۱ بجے سے ۱/۲ ۳ بجے تک نماز جمعہ و عصر پڑھی گئی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن میں بیان شدہ شہد کی مکھی کی مثال کو دوہراتے ہوئے فرمایا۔ انسان مرکز کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ قرآن میں مومن کی مثال ایک شہد کی مکھی سے دی گئی ہے۔ جو شہد کا ایک چھتہ انسانوں کے ہاتھ لگتے ہی اپنی جگہ کو ے کر فوراً نئے مرکز کی تلاش میں نکل پڑتی ہیں۔ اور ۲۴ یا ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر نئے مقام پر پہنچ کر اپنی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہو جاتی ہیں۔

آپ نے کہا ہمیں چاہئیے کہ ربوہ میں حسب خواہش مرکز تعمیر کر لینے کے بعد ہر ضلع میں ایک مرکز قائم کریں۔

دوسرا اجلاس

نمازوں کے بعد ٹھیک ۳ بجکر ۳۵ منٹ پر ریٹائرڈ سیشن جج چوہدری نعمت اللہ خان صاحب کی صدارت میں دوسرا اجلاس ہوا۔ جو میں تلاوت و نظم کے بعد مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی (پروفیسر جامعہ احمدیہ) نے نبوت مسیح موعود پر اعتراضات کے جوابات پر ایک معنی خیز دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ ہمارے مخالفین کی طرف سے لفظ خاتم النبیین کے جو معنے کئے جاتے ہیں۔ وہ خود قرآن پاک ہی کی دوسری آیات سے ٹکراتے ہیں۔

قرآن کریم سے استدلال کے بعد آپ نے اپنے دعوے کی تائید میں احادیث صحیحہ اقوال بزرگان سلف۔ لغت عربی اور عربی لٹریچر سے متعدد دلیلیں اور مثالیں پیش کیں۔ اور بتایا کہ مخالفین میں خود خاتم المحدثین خاتم المفسرین اور خاتم المجتہدین ایسی اصطلاحیں انہی معنوں میں رائج ہیں۔ جو ہم کرتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

آپ کے بعد تعلیم الاسلام کالج لاہور کے پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ کی تقریر "بنکنگ اسلامی تعلیم کی روشنی میں" کے موضوع پر تھی جس کے اوائل میں آپ نے فرمایا اس مضمون پر دو طرح سے روشنی ڈالی جا سکتی ہے (۱) رائج الوقت بنکنگ سسٹم لیکر اس کے نقائص کو واضح کیا جائے۔ اور اس میں اصلاحیں تجویز کی جائیں۔ جسے میں نے طریق مرمت کے نام سے موسوم کیا ہے (۲) یا اسلامی تعلیم کی روشنی میں ایک نئے اقتصادی نظام کی بنیاد ڈالیں اور اس نظام نو میں نئی عمارت از سر نو کھڑی کی جائے۔ اسے میں نے اپنی تقریر میں تعمیر نو کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور میں آج کی تقریر میں صرف دوسرا پہلو ہی بیان کرونگا چنانچہ اس دوسرے پہلو کی روشنی میں آپ نے جو نئی عمارت از سر نو کھڑی کرنے کی سکیم پیش کی اس کی بنیادوں کو حسب ذیل اصولوں پر استوار کرنے کی سکیم پیش کی۔

اول :- پس انداز کرنا

دوئم :- ترک کنز نہ کرنا۔

سوئم :- خالص اندوختہ کو تجارت پر لگانا

چہارم :- اللہ تعالٰی کو قرض دینا۔

پنجم :- سود سے بہرحال اجتناب کرنا

اس کے بعد آپ نے "دین" اور قرض کا فرق بیان کرتے ہوئے کہا لیکن اس نئی عمارت زر کا قومی ہونا ضروری ہے۔ جس کا نظم و نسق حکومت کے اپنے ہاتھ میں ہو۔ جن میں ایسی امانتیں ہوں جو حسب خواہش واپس لے لی جائیں۔ جن میں مقررہ میعاد کی امانتیں ہوں۔ جن پر بنک ۱/۲ ۲ فی صدی زکوٰۃ بھیجے اور یہ بنک اپنا کاروبار۔ تجارت۔ صنعت و حرفت اقتصادی امداد اور شراکت کے اصول پر کرے

صاحبزادہ صاحب کی تقریر بوجہ قلت وقت کے پیش نظر تشنہ تکمیل ہی رہی

مولانا جلال الدین شمس

صاحبزادہ صاحب کے بعد مولانا جلال الدین شمس سابق امام مسجد لندن نے "ظہور مسیح موعود کے متعلق قرآن کریم میں پیشگوئیاں" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ جس میں وقت کے تقاضوں اور اس کے مطابق مخالفین احمدیت کی شہادتیں پڑھنے کے بعد آپ نے قرآن کریم سے اس معزز و مکرم مرد کے ظہور سے متعلقہ آیات کی تفسیر بیان کی اور ثابت کیا کہ موعود رجل المسیح واقعی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ہی تھے۔ کیونکہ آپ کی بعثت ایسے وقت میں ہوئی جب مذہب و روحانیت کے قیام کی کوئی صورت نہ رہی تھی (۲) آپ کی بعثت کا مقصد تمام انبیاء کی صداقت قائم کرنا تھا۔ اگر سچا ہی اللہ کے فیوض کا سرچشمہ ہے (۳) کے بعد آپ کے مکذبین پر فرشتوں کے نزول کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ (۵) اللہ نے آپ کو دشمنوں کی تباہی اور جماعت کی ترقی کی خبریں دیں (۶) اور اگر آپ سے سابقہ رسولوں کی طرح استہزاء کیا گیا وغیرہ وغیرہ۔ پھر ان تمام دعووں کی تائید میں آپ نے قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ سے استدلال کیا۔

شمس صاحب کے بعد ہمارے جرمن بھائی ہر عبد الشکور کنزے نے دس منٹ کی ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس کا ترجمہ اردو میں سنایا گیا۔

نمازیں جلسہ گاہ ہی میں ادا ہوئیں۔ جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جس کا تعلق ساتھ کی عورتوں کی جلسہ گاہ سے بھی تھا۔ آج حاضری ۱۳ سے پندرہ ہزار تک رہی۔ جلسہ گاہ کے اردگرد مہمانوں کے خود لگائے ہوئے چھوٹے چھوٹے خیموں کا منظر عجیب و غریب پر نظارہ پیش کر رہا تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے عید ان جنگل میں جاتے ہوئے کسی مستعد فوج نے رستے میں دو چار دن کے عارضی قیام کے لئے پڑاؤ کیا ہوا ہو۔

مہاجرین کی آبادکاری میں روکاوٹیں ڈالنے والوں کو سخت سزائیں دی جائینگی

سندھ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں وزیر مہاجرین کی تقریر

لاڑکانہ ۱۹ اپریل۔ سندھ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ مہاجرین نے کہا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ پاکستان بنتے ہی تمام دشواریاں اور مشکلیں ختم ہو جائیں گی۔ تمام پاکستان میں شہد اور دودھ کی نہریں بہنے لگیں گی۔ اور ہم سب آرام کی نیند پاؤں پھیلا کر سو سکیں گے۔ مگر ہمیں یاد رکھنا چاہئیے کہ ایک مدت دراز تک ابھی ہمیں ابتدائی مرحلے طے کرنے کے لئے بہت سی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑیگا اور پاکستان کے ہر طبقہ کو پہلے سے بھی زیادہ ایثار اور قربانی دکھانی پڑے گی۔

مسلم لیگ کی زندگی میں پاکستان بننے کے بعد ایک انقلاب آیا ہے اور اس انقلاب کا تقاضا ہے کہ وقت کی مناسبت سے ہم اپنے پروگرام کی تبدیلی کریں۔

عام طور پر مسلم لیگ کے موجودہ نظام پر لوگ نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اور میں مانتا ہوں کہ ایک اتنے بڑے ادارے میں ہمیشہ اصلاح کی گنجائش ہوتی ہے مگر ناشکری ہو گی اگر ہم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان کی ان مساعی کو بھول جائیں کہ جن کی وجہ سے اتنے کم عرصہ میں آل پاکستان مسلم لیگ کی تنظیم کی جا چکی ہے۔ چنانچہ اس وقت لیگ کے ممبروں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ آج تک تقسیم سے پہلے بھی کبھی نہ تھی

پاکستان قائد اعظم مرحوم کی ایک امانت ہے اور جس طرح ہر مسلمان کا فرض ہے کہ امانت کی حفاظت کرے اسی طرح اب ہمارا بھی فرض ہے کہ پاکستان کے استحکام اور بقاء کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیں۔

یہ کہنا کہ پاکستان بننے کے بعد لیگ کی ضرورت ختم ہو گئی سراسر غلط ہے کیونکہ اصلی تعمیری کام کا وقت اب آیا ہے۔ تعلیم میں ہم کس قدر پیچھے ہیں اس کا اندازہ یوں کر لیجئے کہ تقسیم سے پہلے اس بر عظیم میں پڑھے لکھے لوگوں کی اوسط ۸ فی صدی تھی۔ اور اس اوسط میں مسلمانوں کا حصہ بہت کم تھا۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان بننے کے بعد پڑھے لکھوں کی اوسط مشکل سے دس فیصدی سے بھی کم رہ گئی ہے اور یہ کام صرف حکومت نہیں کر سکتی۔ حکومت کا ہاتھ بٹانے کے لئے ہمیں دوسری جماعتوں سے بھی کام لینا ہوگا اور اس معاملہ میں مسلم لیگ سے کام لیا جا سکتا ہے۔

آپ نے مہاجرین کا ذکر کرتے ہوئے کہا سندھ میں جو مہاجرین آئے تھے ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ان کو بہت جلد زمین پر آباد کیا جائیگا۔ حکومت سندھ کی کوششوں اور مقامی ہمدرد لوگوں کی مدد سے مہاجرین کی ایک بہت بڑی تعداد سندھ میں آباد ہو چکی ہو گی جس کیلئے یہ سب تعریف اور شکر کے مستحق ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ مجھے نہایت افسوس کہنا پڑتا ہے کہ بعض مقامی وڈیروں اور اہلکاروں کی غیر ہمدردانہ روش کی وجہ سے مہاجرین کی آبادکاری کا کام کچھ تعلقوں میں اتنا اچھا نہیں ہے جتنا کہ ہمیں امید تھی۔

مجھے یہ سن کر رنج ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر کچھ سرکاری افسروں اور مقامی باشندوں نے جان بوجھ کر مہاجرین کی آبادکاری میں روکاٹیں ڈالی ہیں اور امداد کرنے کی بجائے مہاجرین کی ہمتیں پست کی ہیں۔

میں ایسے وڈیروں اور مقامی اہلکاروں کو آج تنبیہ کرنی چاہتا ہوں کہ ان کی حرکتوں کا نتیجہ ان کے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔ اگر مہاجرین کو آباد نہیں کیا جاتا اور بعض مقامی حکام اور مقامی لوگوں کی غلط پالیسی کے ماتحت مہاجرین کو تکلیف پہنچ رہی ہے تو اس کا علاج حکومت پاکستان اور حکومت سندھ کو نہایت سختی سے کرنا پڑے گا۔ مسلم لیگ کے کارکنوں کا فرض ہے کہ گاؤں گاؤں میں پھر کر مہاجرین کی آبادکاری کیلئے کوشش